پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۲

شمارہ ۱۳

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳

۳ محرم ۱۴۰۴

خونِ حسینؓ ہم سے سوال کرتا ہے

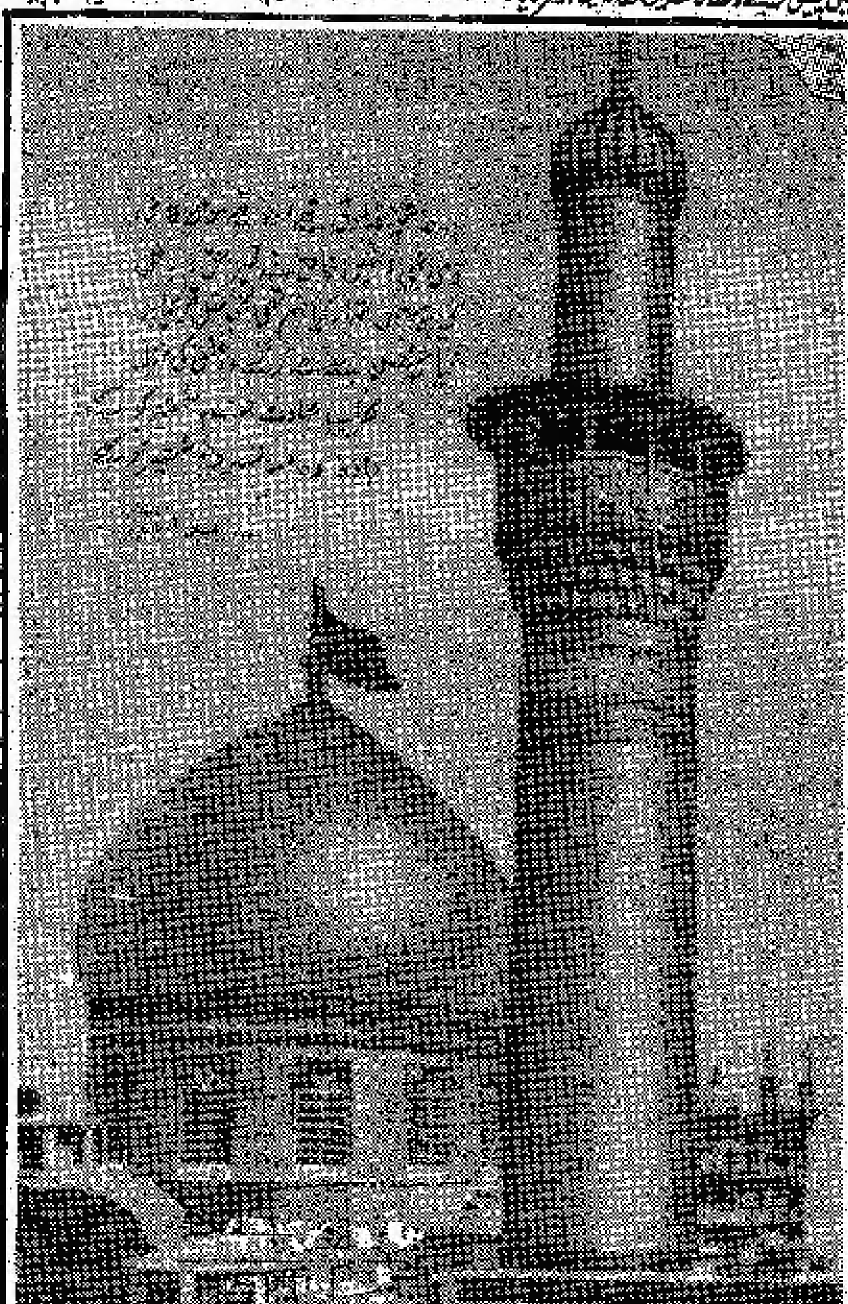
تحریر

حسن افضال

سے آپ کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی شہادت کا یقین ہو چکا تھا ایسے حالات میں جب ان کو اپنی اور اپنے متعلقین کی موت یقینی نظر آ رہی تھی تو بڑے سے بڑے سورما اور جری کا پتا بھی پانی ہو جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی بچانے کیلئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں چھوڑتا لیکن تاریخ میں حسینؓ کی ذاتِ گرامی وہ ذات ہے جس کے عزم و استقلال اور جرأت کردار کے سامنے خود موت لرزہ براندام نظر آتی ہے جب حسینؓ اپنے تمام جگر گوشوں، عزیزوں اور رفیقوں کی قربانی بارگاہ ایزدی میں پیش کر چکے تو خدا کا شکر ان الفاظ میں ادا فرمایا:

قربانی اس لیے نہیں پیش کی گئی کہ ان کے نام کو دوام حاصل ہو جائے بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان سال بہ سال دس دن ان کا نام لے کر صرف اشک نشانی کریں اور ان کے فضائل و مناقب کو مؤثر انداز میں بیان کریں حسینؓ کی قربانی کا منشور ان تمام جذبات سے مبرا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ کی قربانی نے انسانیت کو ایک ضابطہ حیات عطا کیا ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر کلمہ حق کو بلند کیا جائے اور کلمہ باطل کا دہانہ بند ہو۔

آج ہم خود سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم میں سے



[illegible]

مسلمانانِ عالم گزشتہ سالوں سے

تیرہ سو سال سے واقعہ کربلا پر اشک فشانی کرتے چلے آ رہے ہیں ہر سال محرم الحرام کے مہینے میں ذکر حسینؓ اور واقعہ کربلا کو خطیب اور علما اور ذاکرین نہایت پر اثر انداز میں بیان کرتے ہیں [illegible] لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے [illegible] کیونکہ امام حسینؓ کا اس عظیم قربانی کے پیچھے کیا مقصد تھا [illegible] اپنی اولاد، عزیزوں اور دوستوں کی قربانی بارگاہ ایزدی میں پیش کی تھی۔

[illegible] حسینؓ [illegible] انسانیت نازاں ہے۔

[illegible]

بڑے فیصلے نہیں کرتا بلکہ وہی کچھ کرتا ہے جس کے بارے میں شریعت نے حکم یا اجازت دی ہو۔

امام حسینؓ کی افضلیت، اہمیت اور تقدس کیلئے یہی بات کافی تھی کہ آپ محسن انسانیت کے نواسے، باب مدینۃ العلم کے فرزند اور سیدۃ النساء العالمین کے دلبند ہونے کے علاوہ ایک عظیم مدبر اور بہترین دانشور کائنات کے سارے علوم پر ان کا عبور تھا [illegible] یہ تمام خوبیاں اور اوصاف جس شخص کی ذات کا احاطہ کریں اسے اپنی ذات کو منوانے کے لیے کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں رہتی لیکن [illegible] اس عظیم نواسے نے جب دیکھا کہ اس کے نانا کا دین خطرے میں پڑ چکا ہے۔

تو ایسے حالات میں دنیا کے اس ساتھ لیے سر جھکا لینے کے بجائے سر کٹا دینے کو ترجیح دی اور اپنے عالم کی وہ عظیم الشان قربانی پیش کی جو واقعہ کربلا کے نام سے مشہور ہے۔

دنیاوی مصلحت اور سیاست کا تقاضا تو یہ تھا کہ حسینؓ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جان و مال کی حفاظت کی خاطر یزید سے مصالحت آمیز رویہ اختیار کرتے۔ اس طرح آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی جان بھی بچ جاتی اور یزید کی حکومت کی طرف سے کوئی بڑا منصب [illegible]

[illegible]

حیدرآباد دکن کے فسادات میں مزید افراد ہلاک

مشتعل ہجوم کی توڑ پھوڑ اور مکانوں کو آگ لگانے کی وارداتیں جاری ہیں جاں بحق ہونیوالے مسلمانوں کی تعداد ۳۶ ہوگئی۔ تین افراد کو زدوکوب کرکے مار ڈالا گیا

مختلف مقامات پر پولیس کی فائرنگ اور لاٹھی چارج

۱۳۰ افراد گرفتار۔ متاثرہ علاقوں میں کرفیو لگا دیا گیا

کھوسو، جتوئی اور جمالی قبائل کو اسلحہ فوری طور پر تھانوں میں جمع کرانے کا حکم

سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لوالستانے اسلحہ کے لائسنس منسوخ کر دیئے

غلام مرتضیٰ جتوئی کو اپنے ساتھیوں سمیت فوجی حکام کے سامنے پیشی کا حکم

ظفر جمال بلوچ جماعت اسلامی کوئٹہ کے امیر نامزد کر دیئے گئے

امیدواروں کے حامیوں سے بھی ضمانت طلب کی گئی

نومسلم امریکی اسمٰعیل سیلون پھر چترال چلا گیا

۱۴ دانشوروں کا بیان

مار دھاڑ سے بھرپور فلم

پندرہ روزہ
الہلال
سٹورانٹو لنیڈا

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
[illegible] (القرآن)

شہادتِ حق

آج یومِ عاشور ہے، تاریخِ اسلام کا وہ عظیم اور یادگار دن جب نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسینؓ نے شہادتِ حق کا فریضہ ادا کرتے ہوئے میدانِ کربلا میں نہ صرف اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا بلکہ اپنے ۷۲ اہلِ خاندان اور قریبی اعزا کو بھی جن میں شیر خوار بچے بھی شامل تھے قربان کر دیا۔ سورۂ بقرہ میں صاف ارشاد ہوتا ہے۔

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو، ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔" (ترجمہ، آیت ۱۵۴)

شاید یہ منشائے ربی تھا کہ حق و ناحق میں امتیاز کے لئے جاں نثاری کی ایسی مثال قائم ہو کہ جو ابد الآباد تک مظہرِ شہادتِ حق رہے۔ شہادتِ حسینؓ ہی وہ مثال ہے کہ جس نے ہماری تاریخ کے ایوان میں قندیلِ شعورِ حق روشن کی۔ سچ یہ ہے کہ تاریخِ اسلام کو یہ اسوۂ حسینی نصیب نہ ہوتا تو روحِ اسلام شانِ ملوکیت پر فدا ہو کر ختم ہو جاتی اور عالمِ اسلام کو اپنی سرگذشت حالِ تاریخ کے تجزیہ کے لئے منہاجِ تائیدِ حق و صداقت میسر نہ رہتا۔

خونِ حسینؓ کی تابندگی سے ہماری تاریخ کی ملوکیت زدہ صدیوں کی تاریکی چھٹتی رہی ہے اور فکرِ مسلم نسل بعد نسل اس لہو کی تابندگی سے اکتسابِ نور کرتی چلی آئی ہے۔ یہ حل ہے کہ ہمارے کینۂ ماضی میں نہ ہوتا تو ہماری مفلسی کا کیا عالم ہوتا! حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہ نے حق کو سربلند رکھ کر اپنے خون سے جو چراغ روشن کیا اس سے ان کے بعد مسلسل چراغ روشن ہوتے چلے آئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اور حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہ، وہ پانچ ممتاز حجازی تھے جن کی بیعت کے تعاقب میں ملوکیت سرگرداں رہی۔ راہِ شہادت میں ان کے قافلہ سالار حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ عہدِ یزید میں جو چراغِ حسینؓ کے لہو سے روشن ہوا اسی سے روشنی مستعار لے کر عبداللہؓ بن زبیر نے اپنے خونِ شہادت سے ایک چراغ پانچویں اموی حکمران عبدالملک بن مروان کے عہد میں روشن کیا۔ انہوں نے بھی اسوۂ حسینیؓ پر عمل کرتے ہوئے مختصر سی جمعیت کے ساتھ ٹڈی دل شامیوں کا مقابلہ کیا اور شہادت پائی۔ ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا گیا جہاں وہ تین روز تک لٹکی رہی۔ شہید کی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا اُدھر سے گزر ہوا تو بیٹے کی لاش کو دیکھ کر بولیں۔ "یہ شہسوار ابھی سواری سے نہیں اترا" اور یوں تاریخِ شہادتِ حسینؓ کے چراغ سے نہ جانے کتنے اور چراغوں کو روشنی ملی۔

سچ یہ ہے کہ سیرتِ حسینؓ اور فکرِ ابنِ علیؓ اپنی نسل اور عہد کی بہترین ترجمانی کرتی ہے اور کیوں نہ کرتی کہ انہیں تربیت کے لئے بہترین عہد میسر آیا تھا۔ حسینؓ ایسے نانا کی گود میں کھیلے جو ہادیٔ انسانیت تھا۔ ایسی ماں کی گود میں پلے جسے زندگی ہی میں پیغمبرؐ نے خاتونِ جنت ہونے کی بشارت دی اور ایک ایسے فاضل باپ سے اکتسابِ علم کیا کہ جس کا مخزنِ علم عظمتِ رسالت تھی اور پھر اپنے عہدِ شباب میں انہوں نے ابوبکرؓ کے صدق و عزم، عمر فاروقؓ کے انکسار و حسنِ عمل، عثمانِ غنیؓ کی سخاوت اور اپنے عالی مرتبت باپ علی مرتضیٰؓ کی شجاعت و دلیری کے مظاہرے دیکھے۔ یہ تمام رنگ انہوں نے اپنی سیرت میں جذب کئے تھے اور یوں فکرِ حسینؓ میں دورِ رسالت اور عہدِ خلافتِ راشدہ کی تمام روشنیاں مرتکز اور منعکس تھیں اور کردارِ حسینؓ ان تمام انوارِ خوش رنگ کا مرکز تھا اور اسوۂ حسینیؓ ان تمام خوبیوں کا نقطۂ کمال ہے۔ چنانچہ اس نقطۂ کمال کا مینارۂ نور بننا تاریخ کا مقسوم تھا۔

واقعۂ کربلا تاریخ کا کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے۔ یہ فریضۂ شہادتِ حق کے اس سلسلہ کی ایک کڑی، لیکن نہایت اہم اور منفرد کڑی ہے جس کا آغاز انبیاء کرامؑ کی دعوت اور پھر دعوت کی راہ میں ان کی استقامت اور قربانیوں سے ہوا۔ انبیاء کرامؑ نے خدائی اور کبریائی کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف شہادتِ حق کا فریضہ انجام دیا تو کسی کو آگ کے گڑھے میں پھینکا گیا، کسی کو جلا وطن کیا گیا، کسی کو قتل کیا گیا، کسی کو سولی دینے کی کوشش کی گئی اور کسی پر پتھر برسائے گئے۔ حضرت امام حسینؓ نے اسی سنتِ انبیاءؑ پر عمل کیا اور مسلمانوں کے لئے یہ مثال قائم کی کہ جب انہیں کوئی خود گمراہی اور ظلم و جبر پر اتر آئے تو اس کے مقابلے میں فریضۂ شہادتِ حق کیسے ادا کیا جاتا ہے۔ وہ باطل کے خلاف حق کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرنے والوں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ اور عزم و استقامت، ایثار و قربانی اور فتح و کامرانی کی علامت بن گئے۔

القرآن
بہترین تجارت

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذابِ الیم سے بچا دے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا کرے گا۔ (الصف ۱۰-۱۲)

السنۃ
عورت کے لئے جنت کا راستہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار رہے تو پھر جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔"
(مشکوٰۃ)

فضا میں موت
دمِ خلیل
طاہر مسعود

[illegible]

زندہ تحریریں
اقامتِ نماز

شہیدوں کا سرتاج شہید۔ امام عالی مقام شہیدِ کربلا۔ بی بی کا لال ... ابنِ حیدرؓ ... فاطمۃ الزہراؓ کا لختِ جگر ... میدانِ کربلا میں ... [illegible]

[illegible]

حافظ ذاکر حسین

[illegible]

اسلوبِ سجدہ

عجیب انداز بندگی ہے عجیب اسلوب سجدہ ریزی
دیارِ کرب و بلا میں لوگو عجیب تصویر منعکس ہے
"حسین اپنی نماز میں ہیں حسین کو یہ خبر نہیں ہے
کہ شمر خنجر چلا چکا ہے کہ شمر خنجر چلا رہا ہے"



جیتی جاگتی زندگی — ش فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

کیا میں احساس کمتری میں مبتلا ہوں؟

ہم چار بہنیں اور تین بھائی ہیں، بھائی چھوٹے ہیں۔ میں دوسرے نمبر پر ہوں۔ میں شدید احساس کمتری میں مبتلا ہوں، اور پیار و محبت کی پیاسی ہوں۔ میرے تمام بہن بھائی مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ جب کہ میرا رنگ سانولا اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں۔

میں بہت حساس ہوں، ہر بات کو اپنے خلاف سمجھتی ہوں اور اندر ہی اندر کڑھتی رہتی ہوں، رات کو تکیے میں منہ چھپا کر روتی ہوں، گھر میں بھی میرے بہن بھائیوں کی بات زیادہ مانی جاتی ہے۔

بڑی بہن اور امی کے درمیان بول چال بند ہے کیونکہ بچپن ہی سے پیار نہیں ملا، امی کہتی ہیں کہ تم جب چھوٹی تھیں تو بہت روتی تھیں اس لئے ابو غصہ میں آکر مارتے تھے اور بعض اوقات چھت کے ساتھ الٹا لٹکا دیتے تھے کاش اسی وقت میں گر کر مر جاتی ایسی زندگی سے تو موت اچھی ہے۔

بڑی بہن نے مڈل کے بعد پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔ امی مجھے پڑھانا چاہتی ہیں کہ ابو نے انہیں میٹرک کرا دیا ہے ہم زیادہ غریب بھی نہیں ہیں لیکن ماں باپ نے مجھے کالج میں داخل نہیں کرایا۔ میرے سب چھوٹے بھائی کی سالگرہ پر بہت روپیہ خرچ کئے۔

(ایک لڑکی)

بہت ہی تکلیف ہوتی ہے اس وقت جب ابو امی اپنے بچوں کی سالگرہ کی خوشی مناتے ہیں وہ انہیں تحفے دیتے ہیں۔ یا سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں اس کے برعکس سالگرہ ہوں تو مجھے کاروباری نقطۂ نظر سے تحفے دئے جاتے ہیں۔

تاکہ خوب تحفے ملیں یا جنہیں ہم تحفے دے چکے ہیں وہ کسی صورت میں واپس آجائیں۔ آپ کے ابو نے بھی کچھ ایسی بات سوچی ہوگی۔

تم نے منع کیا تھا کہ خط نہ چھاپیں تاکہ دوسروں کو پتہ نہ چلے کہ آپ کے دل میں کیا ہے یہی تو ساری خرابی ہے۔ آپ کے گھر والوں کو معلوم ہی نہیں کہ ان کی لڑکی کتنی دکھی ہے پھر بھلا وہ اس کا سد باب کیسے کریں گے۔ میرے پاس آپ کی امی کا پتہ نہیں تھا۔ ورنہ میں انہیں خط لکھ کر گزارش کرتی کہ آپ کی بیٹی بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہو گئی ہے اس کا خیال رکھا کریں، خدا کرے وہ یہ سطور پڑھیں، اور میری خواہش ان تک پہنچ جائے۔

تمہیں پڑھنے کا بہت شوق ہے تو پھر یہ شوق کیوں پورا نہیں کر لیتیں۔ گھر میں رہ کر بھی پڑھ سکتی ہیں بہتر ہے کہ پرائیویٹ طور پر انٹر کی تیاری کر کے امتحان دے دیں پھر تو سارا گھر دوسروں سے تعریف کیا کرے گا کہ کتنی اچھی ہے ہماری بیٹی جس نے اپنی محنت سے تعلیم حاصل کی۔

جب آپ یہ سوچ لیتی ہیں کہ ہر بات کو اپنے خلاف سمجھتی ہوں تو پھر ہم یہ کیسے جانیں کہ دوسرے آپ کے مخالف ہیں بھی یا نہیں؟ آپ کی امی درست کہتی ہیں۔ کیا انہوں نے بڑی بہن کو مڈل تک پڑھایا لیکن آپ کو میٹرک کروا دیا ایسا ہی ہوتا ہے نا۔

ہم عمر لڑکیوں سے دوستی کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن یہ سہیلیاں والدین اور بہن بھائیوں کا بدل نہیں ہو سکتیں۔ اور آپ نے تو یہ بتایا ہی نہیں کہ امی اور بہن کے درمیان بول چال کیوں بند ہے؟ انہوں نے کونسی عقل کی بات کہہ دی جو پسند نہیں آئی۔ دیکھو یہ جو تمہاری سالگرہ والی شکایت ہے نا۔ یہ بڑے ہونے سے دھوئیں اور جلنے سے اور خراب ہو جاؤ گی خوش رہا کرو۔ تب سے مجھے بہت سہولت ہوئی ہے پیار کرو پھر دوسرے بھی پیار کرنے لگیں گے۔



نیند نہیں آتی ہے

مجھے پاکستان سے آئے ہوئے چند ماہ ہوئے ہیں میری عمر سترہ سال ہے والدین کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ لیٹے لیٹے بیٹھنے سے ہی زمین و آسمان گھومتے محسوس ہوتے ہیں، گھبراہٹ ہوتی ہے۔ سر اور آنکھوں میں مسلسل درد رہتا ہے اور دماغ پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ نیند نہیں آتی ہے۔ یادداشت بہت کمزور ہے۔ میں اخبار اور رسالے پڑھ کر اپنا وقت گزارتی ہوں۔

میں اکثر محسوس کرتی ہوں کہ میں جن سے بات کرتی ہوں تو وہ میرا مذاق اڑاتے ہیں گویا یہ خود کو نفسیاتی مریض سمجھتی ہے۔ میرے والدین میری بات کا یقین نہیں کرتے۔ اب جبکہ میں خط لکھ رہی ہوں تو کچھ یاد نہیں آ رہا۔ بہت سی باتیں خط ختم کرنے کے بعد یاد آئیں گی۔

راشدہ پروین

سب سے پہلے تو اپنا طبی ٹیسٹ کروائیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے اشیاء واضح طور پر نظر نہیں آتیں۔ تو سر میں درد لگتا ہے جیسے دماغ گھوم رہا ہو۔ ڈاکٹری معائنہ بھی ضروری ہے۔ امید تو یہی ہے کہ سب ٹھیک ہوگا لیکن ذہنی اور جسمانی صحت کے لئے ہر طرح کے ٹیسٹ کروانے ضروری ہیں۔

اب رہا یہ کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ کہیں آپ ذہنی مریض ہیں۔ جب تک آپ ان سے بات چیت نہیں کریں گی۔ ان میں دلچسپی نہیں لیں گی۔ انہیں اپنے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گی تو وہ بھلا آپ کے بارے میں کوئی فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں۔

تم نے لکھا ہے کہ تمہیں پاکستان آئے ہوئے چند ماہ ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے آپ کہاں تھیں؟ کس جماعت میں پڑھتی تھیں۔ یہاں آکر پاکستان کی سہیلیاں کتنی یاد آتی ہیں۔ یہاں کوئی سہیلیاں بنائیں یا زبان کی رکاوٹ کی وجہ سے تنہائی کا شکار ہو گئی ہیں۔ آپ کی موجودہ پریشانی کی ایک اور اہم وجہ یہی ہو سکتی ہے۔ یہاں پر آپ سارا دن کیا کرتی ہیں۔ گزشتہ چند ماہ کیسے گزرے؟ کیا کیا دیکھا۔

میں نے جتنے سوال لکھے ہیں ان کا جواب لکھ کر بھیجو۔ لیکن یہ خط اس وقت ارسال کرنا جب ڈاکٹری معائنہ کروا چکو اور ٹیسٹوں کی رپورٹ آ چکیں۔

مروت کا استحصال

میری عمر تیس سال ہے۔ میں ایک اچھی ملازمت پر ہوں اس کی نوعیت ایسی ہے کہ مجھے کافی لوگوں سے ملنا جلنا ہوتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں اپنے کام میں کامیاب رہتی ہوں۔ میرے باس اور کمپنی کے کلائنٹ مجھ سے بہت خوش ہیں۔

لیکن عجیب بات ہے کہ میں اپنی نجی زندگی میں بہت خاموش ہوں۔ گھر میں تو خیر حالات ٹھیک ٹھاک ہیں۔ مجھے بہن بھائیوں اور والدین سے کوئی شکایت نہیں۔ لیکن دوستوں کے بارے میں بہت بد نصیب ہوں۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ میری دوست لڑکیاں یہ ظاہر کرنا چاہتی ہیں کہ وہ مجھ سے برتر ہیں۔ وہ زیادہ خوبصورت اور امیر ہیں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اکثر لوگ میری مروت کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

ش۔ ع

سب سے پہلے تو آپ کا انتخاب غلط ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپ ایسے لوگوں سے ملتی ہیں جن کے پاس دولت ہے شاید وہ اس ایک چیز سے اپنی شخصیت کی کمزوریاں اور خامیاں چھپانا چاہتے ہیں۔ ممکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی لڑکیاں جو اپنے والدین کی جائیداد اور دولت پر انحصار کرتی ہیں وہ آپ کو خود مختار اور اپنے کام میں کامیاب دیکھ کر آپ سے حسد کرتی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ ایسے افراد سے دوستی کریں جو آپ کو پسند ہوں اور آپ کی باتیں اور عادتیں پسند کرتے ہوں۔

دوسرے آپ کی مروت سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کسی نے آپ پر احسان کیا ہو اور آپ کی وجہ سے اس کا کوئی کام، کوئی ضرورت پوری ہو گئی ہو۔ یہ مروت سے ناجائز فائدہ اٹھانا نہ ہوا دوستی کا تقاضا ہوا۔

نکہت کول

میری جٹھانی اور میری دیورانی کی شادی ایک ساتھ ہوئی تھی ہم لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ہماری ساس بھی ساتھ رہتی ہیں۔ میں بہت امن پسند ہوں، میری دیورانی کا مزاج مختلف ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ سب کام خود کرے۔ وہ صبح سویرے اٹھتی ہے اور رات تک کھانا بناتی ہے اگر میں کبھی کبھار کھانا پکانا چاہوں تو وہ کام میرے ہاتھ سے چھین لیتی ہے اس وقت مجھے اتنا غصہ آتا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ سارے برتن توڑ ڈالوں۔

بھلا اس طرح کیسے گزارہ ہوگا میں اسے اکثر سمجھاتی ہوں کہ دونوں مل کر کام بانٹ لیتے ہیں لیکن وہ میری باتوں پر کان نہیں دھرتی، ویسے بھی گھر میں کچھ باتیں ہو جاتی ہیں، میں بہت حساس ہوں، اس لئے ان باتوں کا گہرا اثر لیتی ہوں اور کئی کئی دن تک بد دل رہتی ہوں۔

مجھے بناوٹ سے نفرت ہے، میری دیورانی سسرالیوں کی خوب تعریف کرتی ہے جس سے وہ خوش رہتے ہیں، کبھی سوچتی ہوں کہ شوہر کے سامنے دیورانی کے رویے کا ذکر کروں لیکن وہ شام کو تھکے ہوئے آتے ہیں، اس لئے خاموش ہو جاتی ہوں۔

میری دیورانی جہیز اور سامان وغیرہ ہر قسم کی باتیں کرتی رہتی ہے مجھے ان موضوعات سے شدید کوفت ہوتی ہے، حالانکہ میرا تعلق ایک خوشحال گھرانے سے ہے۔

سمن۔ ک

ممکن ہے دیورانی کو اس وجہ سے کوئی احساس کمتری ہو۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ امیر گھرانے کی ہونے کا تو بہانہ ہوگا۔ امیرزادیاں نکمی اور کاہل ہوتی ہیں۔ جب کہ میں بہت محنتی اور خدمت گزار ہوں۔ گھر کا کام کاج کرتے نہیں تھکتی۔

یقین کریں کہ مشترکہ خاندانی نظام صرف ان گھرانوں میں چلایا جا سکتا ہے جہاں ہر ایک کو ایک دوسرے کے رشتے کا احساس اور لحاظ ہو اور سب اپنے اپنے فرائض پہچانتے ہوں۔ ویسے ایک بات یہ ہے کہ گھر میں کھانا پکانے کے علاوہ اور کام بھی ہوتے ہیں، صفائی، جھاڑ پونچھ، آرائش، کپڑے دھونا اور استری کرنا وغیرہ۔ اگر وہ لیتی ہیں کہ باورچی خانے کا انتظام وہی سنبھالیں گی تو آپ اپنے دوسرے کام کر لیا کریں۔ بشرطیکہ وہ صلح پسند بن جائیں۔

آپ اس بارے میں اپنے شوہر سے ذکر ضرور کریں یا پھر ان سب سے کہیں کہ میں بھی چاہتی ہوں کہ گھر داری کا سارا بوجھ آپ کی بہو کے کندھوں پر نہ ہو۔ آپ گھر کا بندوبست آپس میں تصفیہ کر لیں، بہتر ہے ایک وقت کا کھانا وہ پکائیں۔ دوسرے وقت کے کھانے کی ذمہ داری میں اٹھا لوں۔ پھر ایک معاہدہ کر کے اگلے دن آرام کریں۔ اس معاہدے میں یہ ذمہ داری میں اٹھا لوں گی۔

آپ کی ساس جو فیصلہ کریں آپ اس پر تیار رہیں۔ اگر آپ کی دیورانی آپ کی بات نہیں مانتیں تو کم از کم انہیں احساس تو ہوگا کہ آپ کام سے جی نہیں چراتیں۔ بلکہ کام کرنا چاہتی ہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

دنیا کے ستم یاد نہ اپنی ہی وفا یاد
اب کچھ بھی نہیں مجھ کو محبت کے سوا یاد

[illegible]

مساوات کا مفہوم

عورت اور مرد کی تخلیق کے ساتھ قدرت نے جو فرائض وابستہ کئے ہیں ان میں سے ہر فرض بجائے خود اتنا ہی اہم اور اتنا ہی ضروری ہے جتنا دوسرا فرض۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ گھر کا سنبھالنا کم اہم ہے اور دفتر کا سنبھالنا زیادہ اہم ہے۔ یا بچوں کی پرورش کرنا حقیر کام ہے اور سپہ گری یا تجارت ایک شریفانہ کام ہے۔ نظام معاشرت کے حفظ و بقا کے جتنے کام بھی ہیں سب یکساں اہم اور یکساں ضروری ہیں اور معاشرے کا جو پرزہ ان کاموں میں سے جس کام کی انجام دہی کے لئے بھی بنا ہے اگر وہ اس کو ٹھیک ٹھیک انجام دے رہا ہے تو مجموعی مشین کے اندر اس کی قدر و قیمت کسی بڑے سے بڑے پرزے کے برابر ہے اور اس کو حقیر سمجھنے اور نظر انداز کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

نظام کائنات کو خالق کائنات نے اس اصول پر بنایا ہے کہ اس کے تمام اجزاء و عناصر ایک دوسرے کے محتاج اور محتاج الیہ بن گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کسی پہلو سے ناقص اور کسی پہلو سے مستغنی ہے۔ ہر ایک کسی اعتبار سے مطلوب اور کسی اعتبار سے طالب ہے اور اپنی باہمی سازگاری اور تعاون سے یہ اپنے اپنے خلا کو بھرتے اور اپنے اپنے نقص کی تلافی کرتے ہیں۔

قدرت نے اپنی فیض بخشیوں میں مرد یا عورت کسی کے ساتھ بخالت نہیں کی ہے۔ مرد کے اندر اگر تخلیق و ایجاد کا جوہر عطا کیا ہے تو عورت کو اس تخلیق و ایجاد کے ثمرات و نتائج سنبھالنے کا سلیقہ اور ہنر دیا۔ مرد کو اگر حکمرانی و جہانبانی کا حوصلہ عنایت کیا ہے تو عورت کو گھر بنانے اور گھر بسانے کی قابلیت بخشی ہے۔

مرد اگر اپنے اندر سختی، قوت اور عزیمت کے اوصاف رکھتا ہے تو عورت بھی اپنے اندر دلکشی و دلربائی کا جمال رکھتی ہے اور قدرت کے اس نگار خانہ کی زیب و زینت ان میں کسی ایک ہی رنگ کے اوصاف سے نہیں ہے بلکہ دونوں سے۔ اگر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ عورت یا مرد دونوں کا دائرہ عمل ایک ہونا چاہئے اور دونوں کے حقوق و فرائض بھی بالکل ایک سے ہیں تو اس مساوات کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحی

یہ قتل عام کب تک؟

بھارت میں مسلمانوں کو ختم کرنے کی مہم ۴۰ سال سے سرکاری سرپرستی میں جاری ہے اور کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آرہی ہے۔ گزشتہ ایک ماہ سے حیدر آباد دکن میں مسلم کش فسادات ہو رہے ہیں جن میں صرف گزشتہ ہفتے ۲۲ مسلمانوں کی شہادت کے بعد اب جاں بحق ہونے والے مسلمانوں کی تعداد تین درجن سے زائد ہو چکی ہے سینکڑوں افراد زخمی ہوئے ہیں۔ بڑے پیمانے پر املاک کی تباہی اس کے علاوہ ہے۔ انتہائی شرمناک امر یہ ہے کہ یہ تمام حالات ان شریمتی کو نظر نہیں آ رہے ہیں جو ان دنوں سری لنکا کے انسانی حقوق کی خود ساختہ چیمپئن بنی ہوئی سرگرم ہیں کہ کوئی ٹھوس قدم اٹھانا تو درکنار انہوں نے حیدر آباد کی خونریزی پر افسوس اور ندامت کا اظہار بھی ضروری نہیں سمجھا۔

جمشید پور، مراد آباد، میرٹھ اور گزشتہ دنوں آسام میں دس ہزار مسلمانوں کے قتل عام کے بعد اب اس مقصد کے لئے حیدر آباد کا انتخاب بلاوجہ نہیں۔ بھارت کے حالات پر گہری نظر رکھنے والوں کے لئے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ اندرا جی اس بار مسلمانوں کو اپنا ایک سیاسی مقصد کی بھینٹ چڑھا رہی ہیں۔ وہ مقصد آندھرا پردیش پر دوبارہ قبضہ کرنا ہے۔ گزشتہ انتخابات میں یہ صوبہ کانگریس آئی کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے وہاں اب تلگو دیشم پارٹی کی حکومت ہے۔ بھارتی وزیر اعظم آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این ٹی راما راؤ کی حکومت کو برطرف کرنے کے در پے ہیں۔ اسی سلسلے میں انتخابی شکست کے بعد سے ہی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان رسہ کشی جاری ہے۔ حیدر آباد کے مسلمانوں کا خون دراصل اسی سیاسی مقصد کے حصول کے لئے بہایا جا رہا ہے۔ تاکہ صوبوں میں ان کا اقتدار جو ختم ہو گیا ہے اسے بحال کر سکیں۔

سری جی کی داخلی حکمت عملی ہمارا موضوع بحث نہیں ہے۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انسانی حقوق کی اس علمبردار کو اپنے ملک میں ایک مظلوم و بے گناہ اقلیت سے تعلق رکھنے والے انسانوں کا گاجر مولی کی طرح کاٹے جانا ہے جس پر اس کی پیشانی پر عرق انفعال کا ایک قطرہ تک موجود نہیں۔ بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کا قتل عام ایک ایسا معمول بن گیا ہے جس پر کوئی عالمی ضمیر بھی نوٹس نہیں لیتا۔ گویا اس تمام نام نہاد جمہوریت کو قتل عام کا لائسنس مل گیا ہے۔ انسانیت کا تقاضا ہے کہ ہماری حکومت بھی اس خالص انسانی مسئلہ اور انسانی حقوق کی پامالی پر لب کشائی کرے۔

کو مداخلت بیجا سمجھتا ہے۔ جو کروڑ مسلمانوں کی تباہ حالی کا اعتراف کرنے والوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ امت مسلمہ کے ایک حصے کی نسل کشی کو جیتی جاگتی آنکھوں سے دیکھتے رہیں اور کوئی ٹھوس قدم نہ اٹھائیں۔ بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام اس کے نام نہاد جمہوری سیکولرازم کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اور اس پر ہماری خاموشی اس سے بھی بڑا جرم ہے جس کے لئے ہمیں تاریخ کے سامنے جواب دہی کرنی ہوگی۔

حکومت پاکستان کو بھارت پر واضح کر دینا چاہئے کہ اگر وہ انسانی حقوق کا اتنا ہی علمبردار ہے تو کیا وہ اس کیلئے تیار ہے کہ عالمی برادری کا ایک با اختیار کمیشن بھارت میں اقلیتوں کے حالات کا جائزہ لے اور دنیا کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرے یا اس نے اپنے طور پر مسلمانوں کا جو حشر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو فوری طور پر اس مسئلہ پر تیز اقدام کرنا چاہئے تاکہ بھارت کے مسلمانوں کو یہ احساس ہو کہ ملی برادری ان کے مسئلہ کو محسوس کرتی ہے اور ان کا کوئی حامی ہے۔

ادب و ثقافت

احمد فراز اور بھارتی لنگور



...ملاحظہ ہیں جگر ارسے، یہ جاننے کے لئے تو آپ انکا سفرنامہ پڑھیں۔ فی الحال ہم اس تصویر کی جانب آتے ہیں جو انہوں نے اس ہفتہ اپنے سفرنامے میں شائع کی ہے۔ یہ تصویر احمد فراز اور ایک بھارتی لنگور کی ہے۔ بھارتی لنگور پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں، یہ کسی جانب اشارہ نہیں بلکہ واقعتاً بھارتی لنگور ہی کا تذکرہ ہے۔ تصویر میں احمد فراز اکبر کے مقبرے میں ایک لنگور سے ہاتھ ملا رہے ہیں...

شہرِ قائد

* "مہرِ دو نیم" کی تقریبِ رونمائی یا احباب کا اجتماع؟

* اس بار کون کس کا شکار ہوا ۔۔۔۔؟

افتخار عارف کے مجموعہ کلام "مہر دو نیم" کی تعارفی تقریب گزشتہ دنوں ایک مقامی ہوٹل میں مصنف کی غیر موجودگی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا اہتمام [illegible] نے کیا تھا۔ صدارت سید سبط حسن اور نظامت سجاد میر کی تھی۔ سجاد میر نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ "مہر دو نیم" کی باقاعدہ تقریب رونمائی نہیں بلکہ احباب کا ایک مختصر سا اجتماع ہے۔ اس کے بعد انہوں نے محسن بھوپالی کو مضمون پڑھنے کی دعوت دی۔ محسن کے مضمون کا عنوان تھا "مہر دو نیم" ایک خوبصورت اور خوب سیرت کتاب۔ انہوں نے کہا کہ کتابوں کی رونمائی کی بدعت کا آغاز ۱۹۶۰ء میں میری کتاب سے ہوا تھا۔ محسن بھوپالی نے کہا کہ افتخار عارف کو لوگ کسی اور حوالے سے جانتے تھے [illegible] ان کی شاعری بعد میں لوگوں کے سامنے آئی۔ ساقی فاروقی کے اس خط کے بارے میں جو ان دنوں ہر جگہ موضوع گفتگو ہے محسن بھوپالی نے کہا کہ [illegible] اچھا نہیں ہوا۔ اسی طرح کا ایک خط افتخار عارف نے بھی "مہر دو نیم" شائع کرنے کے بعد لوگوں کو بھیجا تھا۔

محسن نے "مہر دو نیم" کے دیباچہ نگاروں اور فلیپ نگاروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ افتخار نے اپنی کتاب میں اجتماع ضدین کا رویہ اپنایا ہے۔ [illegible] کا رواج ہے۔ محسن کے اس جملے پر [illegible] نے تالیاں بجائیں۔ [illegible] مضمون نگار نے مزید کہا کہ افتخار [illegible] شعر کہتے ہیں۔ ان کے ہاں [illegible] کا کرب نظر آتا ہے۔ [illegible] محسن بھوپالی نے آخر میں اپنا فیصلہ سنایا کہ گزشتہ کئی برسوں میں جدید شاعری کے جو مجموعے شائع ہوئے ہیں "مہر دو نیم" ان میں سب سے نمایاں ہے۔ [illegible]

پنڈی پوائنٹ

ڈاکٹر وحید قریشی کی رونمائی — غرق سوچنے کی باتیں

منصور قیصر



پاکستان میں زبان "ادب اور علوم کے فروغ کے لئے [illegible]



[illegible] کا مفہوم

بھارتی حکام کے قول و فعل میں تضاد ہے (اندرا کے خط کا جواب) غفار خان کو رہا کر دیجئے

بھارت عدم مداخلت کے اصول پر صحیح معنے میں عمل کرے: ضیاء

بیانات سے پاکستان میں حکومت کے مخالف عناصر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے

ہم بھارت سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں

بھارت کے واقعات پر ہماری رائے عامہ کے لیڈروں نے بیانات دینے سے گریز کیا

[illegible]

صدر پاکستان

[illegible]

سستے ہوائی سفر

[illegible]

جہانگیر خان نے اوپن سکواش چیمپئن شپ جیت لی

[illegible]

آسٹریلیا نے آخری ٹسٹ جیت کر بھارت کو ۱-۲ سے شکست دیدی

[illegible]

ایران کے اپنا مائی حاصل… پہلوان … واپس بلا لیا

[illegible]

بنگلور ٹیسٹ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گیا

[illegible]

دہلی کے ڈے اینڈ نائٹ میچ میں بھارت کی سنسنی خیز کامیابی

کیرتی آزاد کا شاندار کھیل، مین آف دی میچ قرار دے دیا گیا

[illegible]

عالمی کرکٹ کپ کے مقابلے منعقد کروانے کیلئے بھارت اور پاکستان میں اشتراک

دونوں ممالک میں کرکٹ کے تسلیم شدہ مراکز سے فائدہ اٹھایا جائیگا

[illegible]

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

باوقار مذہبی خاندان کی اعلیٰ اخلاقی و مذہبی اقدار کی حامل گریڈ ۱۲ تک تعلیمیافتہ اور سات سال سے کینیڈا میں مقیم پاکستانی لڑکی کیلئے پاکستان یا کینیڈا میں مقیم عمدہ ذاتی اوصاف اور اچھے خاندان کے لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے ۔ تفصیلات کیلئے الہلال کی معرفت رجوع کیجئے ۔

S.S. c/o al-Hilal

ایک ۲۷ سالہ شریف متمول مسلم خاندان کی خوبصورت ، امور خانہ داری میں خصوصی مہارت ، مشرق و مغرب کی اقدار کی حامل ، صحتمند دوشیزہ کیلئے مناسب رشتہ مطلوب ہے ۔ الہلال کی معرفت رجوع کیجئے

A. Javed
c/o al-Hilal

اہلسنت گھرانے کے چالیس سالہ تعلیمیافتہ شادی کے خواہشمند کیلئے تعلیمیافتہ لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے ۔

K.M. c/o al-Hilal

لدھیانہ میں سکھوں کا حملہ ۲ افراد ہلاک

سپرنٹنڈنٹ پولیس شدید زخمی، محافظ اور ایک حملہ آور مارا گیا۔ پورے مشرقی پنجاب میں پولیس کو تیار رہنے کا حکم

سکھ قوم کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا۔ ہم انقلاب کے لئے تیار ہیں

بھارتی حکومت خود خالصتان بنا دے گی۔ سکھ رہنماؤں کا بیان

ولی خاں کو اسلام آباد پہنچتے ہی گرفتار کر کے پشاور پہنچا دیا گیا

پولیس کی بھاری جمعیت ایئرپورٹ پر موجود تھی۔ اعزاز کو اندر نہیں جانے دیا گیا

پاکستان میں امریکہ کے خلاف نفرت زور پکڑ رہی ہے

نفرت کا یہ لاوا یورپی مغربی دنیا کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے

لاہور میں گرفتاریاں پیش کرنے والوں کو فوجی عدالتوں سے سزائیں

۱۲ افراد کو ایک ایک سال قید بامشقت اور ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی

رتو ڈیرو کی بلدیہ کے ارکان مستعفی

جلاوطن پاکستانی سیاستدانوں نے لندن پلان تیار کر لیا

کھر، جام صادق، مینگل، ولی خاں اور پیرزادہ انتخابات میں کامیابی کے بعد پلان پر عمل کروائیں گے

fortnightly al-Hilal
Vol.12 No.14 — October 10, 1983 — 50 ¢
Ph: (416) 474-9292, 493-4374
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6
Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Dir. M. Lateef Owaisi

۱۰۷ پاکستانی مسافر جاں بحق

ابوظبی میں گلف ائیر اور پاکستانی سفارتخانے کا رویہ تضحیک آمیز تھا



امدادی جماعتوں نے ملبے سے تمام لاشیں نکال لیں

المناک حادثے کی تحقیقات آج شروع ہو گی

مرکزی ریزرو پولیس کی مزید ۲ کمپنیاں حیدرآباد دکن بھیج دی گئیں

سینکڑوں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا

آندھرا پردیش کے دیگر شہروں میں بھی مسلم کش فسادات شروع ہونے کا خطرہ

بدین میں آئل فیلڈ کو نذر آتش کرنے کی کوشش

لاہور میں ایک اور دھماکہ نوجوان ہلاک

بم کارپوریشن کے بیت الخلاء میں پھٹا، نوجوان کے پرخچے اڑ گئے